هدية
HADIYAH

صحیح عقیدہ

العقيدة الصحيحة

اردو

أردو

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی
صدارت کے ما تحت علمی کمیٹی

العَقِيدَةُ الصَّحِيحَةُ

صحیح عقیدہ

اللَّجْنَةُ العِلْمِيَّةُ
بِرِئَاسَةِ الشُّؤُونِ الدِّينِيَّةِ بِالمَسْجِدِ الحَرَامِ وَالمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی صدارت کے ما تحت علمی کمیٹی

بِسْمِ اللهِ الرَّحمَنِ الرَّحِيمِ

صحیح عقیدہ

مسجد حرام اور مسجد نبوی میں دینی امور کی صدارت کے ما تحت علمی کمیٹی

شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت مہربان، نہایت رحم والا ہے

تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے سزاوار ہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں، اللہ تعالی آپ پر، آپ کے آل واصحاب پر اور قیامت تک اخلاص کے ساتھ آپ کی پیروی کرنے والوں پر درود وسلام نازل فرمائے۔

اما بعد:

اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں ایک اعلیٰ و ارفع مقصد کے تحت پیدا کیا ہے، وہ ہے صرف اسی پاک پروردگار کی عبادت کرنا اور اس کی توحید کا اقرار کرنا، جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾ مَآ أُرِيدُ مِنْهُم مِّن

رِّزۡقٖ وَمَآ أُرِيدُ أَن يُطۡعِمُونِ۝٥٧ إِنَّ ٱللَّهَ هُوَ ٱلرَّزَّاقُ ذُو ٱلۡقُوَّةِ ٱلۡمَتِينُ۝٥٨﴾

”میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری عبادت کریں۔

نہ میں اُن سے روزی چاہتا ہوں نہ میری یہ چاہت ہے کہ یہ مجھے کھلائیں۔

اللہ تو خود ہی سب کا روزی رساں قوت والا اور زور آور ہے۔“ [سورة الذاريات : 56-58]

یہی تخلیق کا مقصد ہے، جس کے لیے اللہ نے مخلوق کو پیدا فرمایا، کتابیں نازل کیں، رسول بھیجے، جنت اور دوزخ کو پیدا کیا، اور لوگوں کو دو گروہوں میں تقسیم کیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...فَرِيقٞ فِي ٱلۡجَنَّةِ وَفَرِيقٞ فِي ٱلسَّعِيرِ﴾

”... ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔“ [سورۂ شوریٰ : 7]

- توحید دین کی اصل بنیاد ہے، جس کے سوا اللہ نہ اولین سے کوئی دین قبول کرتا ہے اور نہ آخرین سے۔ یہی قرآن کا راز اور ایمان کا خلاصہ وجوہر ہے۔

- توحید دینِ اسلام ہے، یہ ایمان اور ہدایت ہے، یہ

تقویٰ اور نیکی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اسے 'اسلام' کا نام دیا، چنانچہ ارشاد فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلدِّينَ عِندَ ٱللَّهِ ٱلۡإِسۡلَٰمُ...﴾

”بے شک اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے...“ [سورۃ آل عمران: 19]، اور اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

﴿وَمَن يَبۡتَغِ غَيۡرَ ٱلۡإِسۡلَٰمِ دِينٗا فَلَن يُقۡبَلَ مِنۡهُ وَهُوَ فِي ٱلۡأٓخِرَةِ مِنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ ٨٥﴾

”جو شخص اسلام کے سوا اور دین تلاش کرے، اس کا دین قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا۔“ [سورۃ آل عمران : 85]۔

نیز اللہ تعالیٰ نے اسے ”ایمان“ کا نام دیا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ ءَامِنُواْ بِٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ...﴾

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ پر اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر ایمان لاؤ!... “ [سورۃ نساء : 136]، اور فرمایا:

﴿قُولُوٓاْ ءَامَنَّا بِٱللَّهِ وَمَآ أُنزِلَ إِلَيۡنَا...﴾

”اے مسلمانو! تم سب کہو کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور اس چیز پر بھی جو ہماری طرف اتاری گئی...“ [سورۃ البقرۃ : 136]۔

اللہ تعالیٰ نے اسے ”ہدایت“ سے موسوم فرمایا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...وَلَقَدْ جَآءَهُم مِّن رَّبِّهِمُ ٱلْهُدَىٰٓ﴾

”...اور یقیناً ان کے رب کی طرف سے ان کے پاس ہدایت آ چکی ہے۔“ [سورۃ النجم : 23]۔

اور اللہ تعالیٰ نے اسے ”تقویٰ“ کہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ...﴾

”اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو...“ [سورۃ البقرۃ : 278]، نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱتَّقُواْ رَبَّكُمُ...﴾

”اے لوگو! اپنے پروردگار سے ڈرو...“ [سورۃ النساء : 1]۔

اللہ تعالیٰ نے اسے ’نیکی‘ (بِرّ) بھی کہا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...وَلَٰكِنَّ ٱلۡبِرَّ مَنۡ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَٱلۡيَوۡمِ ٱلۡأٓخِرِ...﴾

"...بلکہ حقیقتاً اچھا وہ شخص ہے جو اللہ تعالی پر، قیامت کے دن پر ایمان رکھنے والا ہو..." [سورۃ البقرۃ : 177]-

- توحید کی گواہی وہ پہلی چیز ہے جس کے ذریعے بندہ اسلام میں داخل ہوتا ہے، وہ کہتا ہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں۔

- اللہ نے تمام رسولوں کو توحید کی دعوت دینے کے لیے بھیجا، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَمَآ أَرۡسَلۡنَا مِن قَبۡلِكَ مِن رَّسُولٍ إِلَّا نُوحِيٓ إِلَيۡهِ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱعۡبُدُونِ ٢٥﴾

"تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں' چنانچہ تم سب میری ہی عبادت کرو۔" [سورۃ الانبیاء : 25]- اور فرمایا:

﴿وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِي كُلِّ أُمَّةٖ رَّسُولًا أَنِ ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱجۡتَنِبُواْ ٱلطَّٰغُوتَ...﴾

"ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ (لوگو!) صرف

اللہ کی عبادت کرو اور اس کے سوا تمام معبودوں سے بچو...“ [سورۃ النحل : 36]۔ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا:

﴿...ٱعۡبُدُواْ ٱللَّهَ مَا لَكُم مِّنۡ إِلَٰهٍ غَيۡرُهُۥٓ...﴾

”... تم اللہ کی عبادت کرو اس کے سوا کوئی تمھارا معبود ہونے کے قابل نہیں...“ [سورۃ الاعراف : 59]۔ اسی طرح ہود، صالح، شعیب اور دیگر انبیاء نے اپنی اپنی قوم سے فرمایا۔

- توحید اللہ کے معزز رسولوں کی طرف نازل کردہ وحی الٰہی ہے، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿يُنَزِّلُ ٱلۡمَلَٰٓئِكَةَ بِٱلرُّوحِ مِنۡ أَمۡرِهِۦ عَلَىٰ مَن يَشَآءُ مِنۡ عِبَادِهِۦٓ أَنۡ أَنذِرُوٓاْ أَنَّهُۥ لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنَا۠ فَٱتَّقُونِ ۝٢﴾

”وہی فرشتوں کو اپنی وحی دے کر اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہتا ہے اتارتا ہے کہ تم لوگوں کو آگاہ کر دو کہ میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس تم مجھ سے ڈرو۔“ [سورۃ النحل : 2]۔

روح سے مراد ”وحی“ ہے، اور ایک قول یہ بھی ہے کہ اس سے مراد ”نبوت“ ہے۔

- اللہ تعالیٰ نے توحید کو اپنے رسول ﷺ کے لیے

بھی وفات تک لازم قرار دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَٱعْبُدْ رَبَّكَ حَتَّىٰ يَأْتِيَكَ ٱلْيَقِينُ﴾

”اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے۔“ [سورة الحجر : 99]۔

- توحید عمل صالح کی بنیاد اور عمل کی قبولیت کی شرط ہے: اللہ سبحانہ وتعالی عمل یا عبادت کو قبول نہیں کرتا جب تک اس میں دو شرطیں پوری نہ ہوں: اللہ کے لیے اخلاص اور شریعت کی پیروی اور موافقت، جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا:

﴿...فَمَن كَانَ يَرْجُوا۟ لِقَآءَ رَبِّهِۦ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَٰلِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِۦٓ أَحَدًۢا﴾

”... تو جسے بھی اپنے پروردگار سے ملنے کی آرزو ہو‘ اسے چاہئے کہ نیک اعمال کرے اور اپنے پروردگار کی عبادت میں کسی کو بھی شریک نہ کرے۔“ [سورة الكهف : 110]۔

حدیث میں آیا ہے: «قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ، مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ فِيهِ مَعِي غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ»

”اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے: میں تمام شرکاء میں

شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جو کوئی ایسا عمل کرے، جس میں میرے ساتھ کسی دوسرے کو بھی شریک کرے، میں اس کو اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔“ اسے مسلم نے روایت کیا ہے۔

- ہر وہ عمل جو توحید سے مربوط نہ ہو؛ اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ كَفَرُواْ بِـَٔايَٰتِ رَبِّهِمْ وَلِقَآئِهِۦ فَحَبِطَتْ أَعْمَٰلُهُمْ فَلَا نُقِيمُ لَهُمْ يَوْمَ ٱلْقِيَٰمَةِ وَزْنًا ١٠٥﴾

”یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے اپنے پروردگار کی آیتوں اور اس کی ملاقات سے کفر کیا ، اس لیے ان کے اعمال غارت ہوگئے، پس قیامت کے دن ہم ان کا کوئی وزن قائم نہ کریں گے۔“ [سورة الكهف : 105]۔

- توحید وہ حق ہے جو اللہ عزوجل نے بندوں پر واجب کیا ہے، جو اس کو خالص حالت میں لے کر آئیں گے وہ کامیاب ہوں گے، اور جو اس میں شرک کو شامل کریں گے وہ ہلاک ہوں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى ٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ ٱلْخَٰسِرِينَ ٦٥﴾

”یقیناً تیری طرف بھی اور تجھ سے پہلے (کے تمام نبیوں) کی طرف بھی وحی کی گئی ہے کہ اگر تو نے شرک کیا تو بلاشبہ تیرا عمل ضائع ہو جائے گا اور بالیقین تو زیاں کاروں میں سے ہوجائے گا۔“ [سورة الزمر : 65]۔

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: «فَإِنَّ حَقَّ اللَّهِ عَلَى العِبَادِ: أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، وَحَقَّ العِبَادِ عَلَى اللَّهِ: أَنْ لاَ يُعَذِّبَ مَنْ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا» **”بے شک بندوں پر اللہ کا حق یہ ہے کہ وہ صرف اسی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں اور بندوں کا اللہ پر حق یہ ہے کہ جو اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو، وہ اسے عذاب نہ دے۔“** [بخاری ومسلم]۔

- توحید گناہوں اور خطاؤں کو مٹا دیتا ہے، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: «يَا ابْنَ آدَمَ، إِنَّكَ لَوْ أَتَيْتَنِي بِقُرَابِ الأَرْضِ خَطَايَا [أي: بمثلها وما يُقاربها]، ثُمَّ لَقِيتَنِي لا تُشْرِكُ بِي شَيْئًا لَأَتَيْتُكَ بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً» **”اے ابن آدم! اگر تو میرے پاس زمین بھر کر گناہ لائے [یعنی: اس کے مثل اور جو اس کے قریب ہو]، پھر اس حال میں تو مجھ سے ملاقات کرے کہ تو میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا ہو، تو میں اسی قدر تیری طرف مغفرت وبخشش لے کر آؤں گا۔“** اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام البانی

نے اسے ”حسن لغیرہ“ قرار دیا ہے۔

- توحید جنت کا وہ دروازہ ہے جس سے گزرے بغیر کوئی جنت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ اور جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا، اس نے اس دروازے کو بند کر دیا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...إِنَّهُۥ مَن يُشۡرِكۡ بِٱللَّهِ فَقَدۡ حَرَّمَ ٱللَّهُ عَلَيۡهِ ٱلۡجَنَّةَ وَمَأۡوَىٰهُ ٱلنَّارُ...﴾

”---یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے--- “ [سورۃ المائدۃ : 72]۔

معلوم ہوا کہ شرک وہ گناہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ہرگز معاف نہیں فرماتا اگر انسان اسی حالت میں مر جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱللَّهَ لَا يَغۡفِرُ أَن يُشۡرَكَ بِهِۦ وَيَغۡفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَن يَشَآءُ...﴾

”یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے ساتھ شریک کیے جانے کو نہیں بخشتا اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دیتا ہے...“

[سورۃ النساء : 48]۔

حدیث میں آیا ہے: «مَنْ لَقِيَ اللَّهَ لا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ، وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارَ» **”جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو شخص اللہ سے اس حال میں ملے کہ وہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔“** [صحیح مسلم]۔

- توحید وہ چیز ہے جو اپنے موحد بندے کو جہنم میں ہمیشہ رہنے سے روکتی ہے، اگر دل میں اس کا ادنیٰ سا بھی حصہ ہو، جیسا کہ حدیث میں آیا ہے: «فَإِنَّ اللَّهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللهِ» **”بے شک اللہ نے اس شخص پر آگ حرام کر دیا ہے جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر لا الٰہ الا اللہ کہے۔“** [بخاری ومسلم]۔

- خالص توحید ہی وہ چیز ہے جو دنیا وآخرت میں مکمل امن وسکون کا ذریعہ بنتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَلَمۡ يَلۡبِسُوٓاْ إِيمَٰنَهُم بِظُلۡمٍ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمُ ٱلۡأَمۡنُ وَهُم مُّهۡتَدُونَ ٨٢﴾

”جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو شرک کے ساتھ آلودہ نہیں کیا، انھی کے لیے امن ہے اور وہی راہ راست پر چل رہے ہیں۔“ [سورۃ الانعام : 82]۔

- توحید کے ذریعے رسول ﷺ کی شفاعت حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ حدیث میں ہے: «أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ: مَنْ قَالَ لا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ» **”قیامت کے دن میری شفاعت کی سعادت سب سے زیادہ اسے حاصل ہو گی، جس نے کلمہ خلوص دل یا نفس سے «لا إله إلا اللہ» کہا ہو"۔** [صحیح بخاری]۔

- توحید ہی وہ راستہ ہے جس پر یہ ساری کائنات، جاندار اور بے جان جاری وساری ہیں، سب اللہ کے سامنے توحید کے ساتھ جھکتے ہیں اور اس کی تسبیح کرتے ہیں، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿تُسَبِّحُ لَهُ ٱلسَّمَٰوَٰتُ ٱلسَّبۡعُ وَٱلۡأَرۡضُ وَمَن فِيهِنَّۚ وَإِن مِّن شَيۡءٍ إِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمۡدِهِۦ وَلَٰكِن لَّا تَفۡقَهُونَ تَسۡبِيحَهُمۡۚ إِنَّهُۥ كَانَ حَلِيمًا غَفُورًا ٤٤﴾

”ساتوں آسمان اور زمین اور جو بھی ان میں ہے اسی کی تسبیح کر رہے ہیں۔ ایسی کوئی چیز نہیں جو اسے پاکیزگی اور تعریف کے ساتھ یاد نہ کرتی ہو۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ تم اس کی تسبیح سمجھ نہیں سکتے۔ وہ

بڑا بردبار اور بخشنے والا ہے۔“ [سورۃ الاسراء : 44]۔

خلاصہ ... جیسا کہ امام ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ”زاد المعاد“ میں فرمایا: ”کلمہ توحید وہ کلمہ ہے جس کے سبب زمین و آسمان قائم ہیں، تمام مخلوقات اسی کے لیے پیدا کی گئی ہیں، اسی کے لیے اللہ تعالی نے اپنے رسولوں کو بھیجا، اپنی کتابیں نازل کیں، اور اپنے شرعی احکام مقرر کیے۔

اور اسی کے لیے ترازو نصب کیے گئے، اعمال نامے بنانے گئے، جنت اور جہنم کا بازار قائم ہوا، اور اسی کے ذریعے مخلوق مؤمن وکافر، نیکوکار وبدکار میں تقسیم ہوئی۔ یہی (توحید) تخلیق وحکم کا منبع اور ثواب و عقاب کا مصدر ہے۔ یہ وہ حق ہے جس کے لیے مخلوق کو پیدا کیا گیا، اسی کے بارے میں اور اس کے حقوق کے بارے میں سوال وحساب ہوگا، اور اسی پر ثواب وسزا کا دار ومدار ہے۔ اسی کی بنیاد پر قبلہ نصب کیا گیا، اسی پر ملت کی بنیاد رکھی گئی، اور اسی کے لیے جہاد کی تلواریں کھینچی گئیں۔ یہ تمام بندوں پر اللہ کا حق ہے، یہ کلمہ اسلام ہے اور دارالسلام (جنت) کی کنجی ہے۔

اسی (توحید) کے بارے میں پہلے اور بعد کے تمام لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ بندہ اللہ کے حضور سے اُس وقت تک ہٹ نہیں سکے گا جب تک اُس سے دو

سوال نہ کر لیے جائیں: تم کس کی عبادت کرتے تھے؟ اور تم نے رسولوں کی دعوت کا کیا جواب دیا؟ پہلے سوال کا جواب 'لا إله إلا الله' کی حقیقت کو جاننے، اس کا اقرار کرنے اور اس پر عمل کرنے کے ذریعے دیا جائے گا۔ اور دوسرے سوال کا جواب "مُحَمَّدٌ رَسُولُ الله" کے عقیدے کو جاننے، دل سے تسلیم کرنے، اور آپ کی اطاعت وفرمانبرداری کے ذریعہ دیا جائے گا۔

ایمان کے چھ ارکان:

اے موحد مسلمان! آپ یہ جان لیجیے کہ ایمان چھ بنیادوں (ارکان) پر قائم ہے، اور ان کے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوتا؛ چنانچہ اگر ان میں سے کوئی ایک رکن بھی ساقط ہو جائے تو انسان ہرگز مؤمن نہیں رہتا، کیونکہ اس نے ایمان کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن کھو دیا ہے۔

یہ وہ ارکان ہیں جو حضرت جبریل علیہ السلام کی مشہور حدیث میں وارد ہوئے ہیں، جب انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا: «فَأَخْبِرْنِي عَنِ الْإِيمَانِ، قَالَ: أَنْ تُؤْمِنَ بِاللَّهِ، وَمَلَائِكَتِهِ، وَكُتُبِهِ، وَرُسُلِهِ، وَالْيَوْمِ الْآخِرِ، وَتُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ»

"آپ مجھے ایمان کے بارے میں بتائیں، تو آپ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر، اس کے فرشتوں پر، اس کی کتابوں پر، اس کے رسولوں پر، آخرت کے دن

پر اور اچھی وبری تقدیر پر ایمان لاؤ۔“ [صحیح مسلم]۔

اللہ پر ایمان

ہم اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر ایمان رکھتے ہیں؛ یعنی کہ وہی خالق، مالک اور تمام امور کا مدبر ہے۔

اور ہم اللہ تعالیٰ کی الوہیت پر ایمان رکھتے ہیں؛ یعنی کہ وہی حقیقی معبود ہے؛ چنانچہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، اور اس کے علاوہ سارے معبود باطل ہیں۔

اور ہم اس کے اسماء و صفات پر ایمان رکھتے ہیں؛ یعنی کہ اس کے لیے بہترین نام اور اعلیٰ وکامل صفات ہیں۔

ہم اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان رکھتے ہیں، یعنی ربوبیت، الوہیت اور اسماء وصفات میں اس کا کوئی شریک نہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿رَّبُّ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا فَٱعۡبُدۡهُ وَٱصۡطَبِرۡ لِعِبَٰدَتِهِۦۚ هَلۡ تَعۡلَمُ لَهُۥ سَمِيّٗا ٦٥﴾

”آسمانوں کا، زمین کا اور جو کچھ ان کے درمیان ہے سب کا رب وہی ہے۔ تو اسی کی بندگی کر اور اس

کی عبادت پر جم جا۔ کیا تیرے علم میں اس کا ہم نام ہم پلہ کوئی اور بھی ہے؟" [سورۃ مریم : 65]۔

نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...لَيۡسَ كَمِثۡلِهِۦ شَيۡءٞۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلۡبَصِيرُ﴾

"... اس جیسی کوئی چیز نہیں' وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔" [سورۃ شوریٰ : 11]۔

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے عرش پر مستوی ہے، ہمارے حالات کو جانتا ہے، ہماری باتیں سنتا ہے، ہمارے اعمال کو دیکھتا ہے، ہمارے امور کی تدبیر کرتا ہے، فقیر کو رزق دیتا ہے، ٹوٹے ہوئے کو جوڑتا ہے، جسے چاہتا ہے بادشاہت دیتا ہے، اور جس سے چاہتا ہے بادشاہت چھین لیتا ہے، جسے چاہتا ہے عزت دیتا ہے، اور جسے چاہتا ہے ذلت دیتا ہے، اس کے ہاتھ میں خیر ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اور جس کا یہ حال ہو تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنی خاص معیت کے ذریعہ اپنے بندوں اور مومن اولیاء کی نصرت وتائید کرتا ہے، اپنی عام معیت کے ذریعہ اپنی تمام مخلوق اور ان کے حالات سے باخبر ہے، ان کی باتوں کو سنتا ہے، ان کے سینوں میں چھپی باتوں کو جانتا ہے اور اس کے علاوہ بھی ہر چیز سے واقف ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اس نے

اپنے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿الرَّحْمَنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوَى۝٥﴾

”جو رحمٰن ہے، عرش پر قائم ہے۔“ [سورۃ طه: 5]۔
اسی طرح جس طرح اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی عظمتِ شان کے لائق ہے:

﴿...لَيْسَ كَمِثْلِهِۦ شَيْءٌۖ وَهُوَ ٱلسَّمِيعُ ٱلْبَصِيرُ﴾

”اس جیسی کوئی چیز نہیں وہ سننے اور دیکھنے والا ہے۔“ [سورۃ شوریٰ : 11]۔

ہم اللہ تعالیٰ کے ان تمام اسمائے حسنیٰ اور صفات علیا پر ایمان رکھتے ہیں جن کا خود اس نے یا اس کے رسولﷺ نے اثبات فرمایا ہے، اور ہمۃ دو بڑی غلطیوں تمثیل اور تکییف سے براءت کا اظہار کرتے ہیں:

تمثیل : یعنی کوئی مماثلت کرنے والا اپنے دل یا زبان سے یہ کہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات مخلوق کی صفات کی طرح ہیں۔

تکییف: یعنی دل یا زبان سے یہ کہا جائے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات ایسی ایسی ہیں۔(یعنی کیفیت بیان کی جائے)

ہم ہر اس چیز کے انکار ونفی پر ایمان ویقین رکھتے ہیں جس کی خود اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات کے متعلق نفی کی ہے، یا اس کے رسولﷺ نے اسے اس سے منزّہ

ومبرّا قرار دیا ہے۔ ہمارا اس بات پر بھی یقین ہے کہ یہ نفی اس کی ضد کے کامل اثبات کا تقاضا کرتی ہے۔ چنانچہ اللہ نے اپنی ذات سے ظلم کی نفی کی کیونکہ اس کا عدل کامل ہے۔ اور ہم ہر اس چیز سے خاموشی اختیار کرتے ہیں جس سے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے سکوت فرمایا ہے۔

فرشتوں پر ایمان

ہم اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس بات پر بھی کہ :

﴿...عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ﴿٢٦﴾ لَا يَسْبِقُونَهُۥ بِٱلْقَوْلِ وَهُم بِأَمْرِهِۦ يَعْمَلُونَ ﴿٢٧﴾﴾

”...وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔

کسی بات میں اللہ پر پیش دستی نہیں کرتے بلکہ اس کے فرمان پر کاربند ہیں۔“ [سورة الأنبياء : 26-27]۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں نور سے پیدا کیا اور وہ اس کی عبادت واطاعت میں پوری طرح مصروف ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِۦ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ﴿١٩﴾ يُسَبِّحُونَ ٱلَّيْلَ وَٱلنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ﴿٢٠﴾﴾

”... وہ اس کی عبادت سے نہ سرکشی کرتے ہیں اور نہ تھکتے ہیں۔

وہ دن رات تسبیح بیان کرتے ہیں اور ذرا سی بھی سستی نہیں کرتے۔“ [سورۃ الانبیاء : 19-20]۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں ہم سے پوشیدہ رکھا ہے، لہٰذا ہم انھیں دیکھ نہیں پاتے۔ بسا اوقات اللہ تعالیٰ ان کو اپنے بعض بندوں کے سامنے ظاہر کر دیتا ہے۔

ہمارا ایمان ہے کہ فرشتوں کو کچھ مخصوص کاموں کا مکلّف بنایا گیا ہے: چنانچہ جبریل وحی پہنچانے پر مکلف ہیں، وہ اللہ کی جانب سے ان انبیاء ورسل پر وحی لے کر اترتے ہیں، جن پر اللہ وحی نازل کرنا چاہتا ہے۔

اور ان میں سے ایک میکائیل ہیں، جو بارش برسانے اور پودوں کی نشوونما کے انتظام پر مامور ہیں۔

اور ان میں سے ایک اسرافیل علیہ السلام ہیں، جو صور میں پھونکنے پر مقرر ہیں، جب سب کو بیہوش کیا جائے گا اور پھر دوبارہ زندہ کیا جائے گا۔

ان میں سے ملک الموت بھی ہیں جو موت کے وقت روحوں کو قبض کرنے پر مامور ہے۔

اور ان میں سے ایک پہاڑوں کے فرشتہ ہیں جنھیں پہاڑوں کے امور سونپے گئے ہیں۔

اور ان میں سے کچھ فرشتے مادر رحم میں جنین کی نگرانی پر مامور ہیں، کچھ فرشتے بنی آدم کی حفاظت پر مامور ہیں، اور کچھ فرشتے ان کے اعمال لکھنے پر مامور ہیں، ہر شخص کے ساتھ دو فرشتے مقرر ہیں، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿...عَنِ ٱلۡيَمِينِ وَعَنِ ٱلشِّمَالِ قَعِيدٞ ١٧ مَّا يَلۡفِظُ مِن قَوۡلٍ إِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيبٌ عَتِيدٞ ١٨﴾

”...ایک دائیں طرف اور ایک بائیں طرف بیٹھا ہوا ہے۔

(انسان) منہ سے کوئی لفظ نکال نہیں پاتا مگر اس کے پاس نگہبان تیار ہے۔“ [سورۃ ق : 17-18]۔

اور کچھ فرشتے میت کو دفن کرنے کے بعد میت سے سوال کرنے پر مقرر ہیں۔

آسمانی کتابوں پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں پر کتابیں نازل فرمائیں تاکہ تمام جہان والوں کے لیے حجّت اور عمل کرنے والوں کے لیے دستورِ حیات ثابت ہوں۔ ان تمام کتابوں پر ایمان رکھنا واجب ہے، ان میں سے کسی ایک کا انکار کرنا؛ سب کا انکار کرنا ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ءَامَنَ ٱلرَّسُولُ بِمَآ أُنزِلَ إِلَيۡهِ مِن رَّبِّهِۦ وَٱلۡمُؤۡمِنُونَۚ كُلٌّ ءَامَنَ بِٱللَّهِ وَمَلَـٰٓئِكَتِهِۦ وَكُتُبِهِۦ وَرُسُلِهِۦ لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّن رُّسُلِهِۦۚ وَقَالُواْ سَمِعۡنَا وَأَطَعۡنَاۖ غُفۡرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيۡكَ ٱلۡمَصِيرُ ٢٨٥﴾

”رسول ایمان لایا اس چیز پر جو اس کی طرف اللہ کی جانب سے اتری اور مومن بھی ایمان لائے، یہ سب اللہ اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے، اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے، انھوں نے کہہ دیا کہ ہم نے سنا اور اطاعت کی، ہم تیری بخشش طلب کرتے ہیں، اے ہمارے رب! اور ہمیں تیری ہی طرف لوٹنا ہے۔“ [سورۃ البقرۃ : 285]۔

اللہ تعالیٰ نے ہر رسول کے ساتھ ایک کتاب نازل فرمائی؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿لَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا رُسُلَنَا بِٱلۡبَيِّنَـٰتِ وَأَنزَلۡنَا مَعَهُمُ ٱلۡكِتَـٰبَ وَٱلۡمِيزَانَ لِيَقُومَ ٱلنَّاسُ بِٱلۡقِسۡطِ...﴾

”یقیناً ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی دلیلیں دے کر بھیجا اور اُن کے ساتھ کتاب اور میزان نازل فرمائی تاکہ لوگ عدل پر قائم رہیں...“ [سورۃ الحدید : 25]۔

ان میں سے چند کتابیں یہ ہیں:

تورات: یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، اور یہ بنی اسرائیل کی عظیم ترین کتاب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّآ أَنزَلۡنَا ٱلتَّوۡرَىٰةَ فِيهَا هُدٗى وَنُورٞ...﴾

”ہم نے تورات نازل فرمائی ہے جس میں ہدایت ونور ہے...“ [سورۃ المائدۃ : 44]۔

انجیل: یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر نازل فرمائی، یہ تورات کی تصدیق اور تکمیل کرتی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَفَّيۡنَا عَلَىٰٓ ءَاثَٰرِهِم بِعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَ مُصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ ٱلتَّوۡرَىٰةِۖ وَءَاتَيۡنَٰهُ ٱلۡإِنجِيلَ فِيهِ هُدٗى وَنُورٞ وَمُصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ ٱلتَّوۡرَىٰةِ وَهُدٗى وَمَوۡعِظَةٗ لِّلۡمُتَّقِينَ ٤٦﴾

”اور ہم نے ان کے پیچھے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب، یعنی تورات کی تصدیق کرنے والے تھے، اور ہم نے انھیں انجیل عطا فرمائی جس میں نور اور ہدایت تھی اور وہ اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتی تھی اور وہ سراسر ہدایت ونصیحت تھی، پارسا لوگوں کے لیے۔“ [سورۃ المائدۃ : 46]۔

زبور: یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کو عطا فرمائی، اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

﴿...وَءَاتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا﴾

”... اور داؤد کو ہم نے زبور عطا فرمائی“۔ [سورة الإسراء : 55]۔

ابراہیم اور موسیٰ علیہما السلام پر صحیفے نازل ہوئے، اللہ سبحانہ نے فرمایا:

﴿إِنَّ هَٰذَا لَفِي ٱلصُّحُفِ ٱلْأُولَىٰ ۝١٨ صُحُفِ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ ۝١٩﴾

” یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں۔

” (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔“ [سورة الاعلی : 18-19]۔

قرآنِ عظیم : یہ وہ کتاب ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی محمد ﷺ پر نازل فرمائی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿....هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَٰتٍ مِّنَ ٱلْهُدَىٰ وَٱلْفُرْقَانِ...﴾

”....جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق وباطل کی تمیز کی نشانیاں ہیں....“ [سورة البقرة : 185]۔ چنانچہ قرآنِ عظیم پچھلی کتابوں کی تصدیق کرنے والا اور ان پر نگران (حاکم) ہے؛ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَأَنزَلۡنَآ إِلَيۡكَ ٱلۡكِتَٰبَ بِٱلۡحَقِّ مُصَدِّقٗا لِّمَا بَيۡنَ يَدَيۡهِ مِنَ ٱلۡكِتَٰبِ وَمُهَيۡمِنًا عَلَيۡهِ...﴾

”اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی اور ان کی محافظ ہے...“ [سورۃ المائدۃ : 48]۔

اللہ نے اس کے ذریعے تمام پچھلی شریعتوں کو منسوخ کر دیا، اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری لی تاکہ کوئی شرارت کرنے والا یا تحریف کرنے والا اس میں تبدیلی نہ کر سکے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا :

﴿إِنَّا نَحۡنُ نَزَّلۡنَا ٱلذِّكۡرَ وَإِنَّا لَهُۥ لَحَٰفِظُونَ ٩﴾

”ہم نے ہی اس قرآن کو نازل فرمایا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔“ [سورۃ الحجر: 9]۔ کیونکہ یہ قرآن تا قیامت ساری مخلوق کیلیے دلیل اورحجّت بن کر باقی ومحفوظ رہے گا۔

جہاں تک بقیہ سابقہ آسمانی کتابوں کا تعلق ہے تو وہ عارضی اور محدود مدّت تک کے لیے نازل ہوئی تھیں جو بعد میں آنے والی آسمانی کتابوں کے نازل ہونے سے منسوخ ہوجاتی تھیں، اور اللہ تعالیٰ نے ان کی حفاظت کی ذمہ داری ان کے علماء اور راہبوں کو سپرد کی تھی، مگر انھوں نے ان کی حفاظت نہیں کی، چنانچہ

ان میں تحریف، کمی اور زیادتی واقع ہوگئی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿مِّنَ ٱلَّذِينَ هَادُواْ يُحَرِّفُونَ ٱلۡكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ...﴾

”بعض یہود کلمات کو ان کی ٹھیک جگہ سے ہیر پھیر کر دیتے ہیں...“ [سورۃ النساء : 46]، نیز اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَوَيۡلٞ لِّلَّذِينَ يَكۡتُبُونَ ٱلۡكِتَٰبَ بِأَيۡدِيهِمۡ ثُمَّ يَقُولُونَ هَٰذَا مِنۡ عِندِ ٱللَّهِ لِيَشۡتَرُواْ بِهِۦ ثَمَنٗا قَلِيلٗاۖ فَوَيۡلٞ لَّهُم مِّمَّا كَتَبَتۡ أَيۡدِيهِمۡ وَوَيۡلٞ لَّهُم مِّمَّا يَكۡسِبُونَ ۝٧٩﴾

”ان لوگوں کے لیے ”ویل“ (ہلاکت) ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے۔“ [سورۃ البقرۃ: 79]۔

رسولوں پر ایمان

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی طرف انسانوں میں سے کچھ رسول بھیجے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿رُّسُلٗا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى ٱللَّهِ حُجَّةُۢ

﴿بَعۡدَ ٱلرُّسُلِۚ وَكَانَ ٱللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ١٦٥﴾

”ہم نے انھیں رسول بنایا ہے، خوشخبریاں سنانے والے اور آگاہ کرنے والے تاکہ لوگوں کی کوئی حجت اور الزام رسولوں کے بھیجنے کے بعد اللہ تعالیٰ پر رہ نہ جائے۔ اللہ بڑا غالب اور بڑا با حکمت ہے۔“ [سورۃ النساء : 165]۔

جس نے کسی ایک نبی کا انکار کیا تو اس نے تمام رسولوں کا انکار کیا، کیونکہ رسولوں کے درمیان کوئی فرق نہیں ۔ کیوں کہ ان کی دعوت ایک ہی ہے اور وہ ہے اللہ کی عبادت۔ جو شخص محمد ﷺ (جو پوری کائنات وانسانیت کے لیے نبی ہیں) کی بعثت کا انکار کرے تو وہ تمام انبیاء ورسل کا منکر ہے، حتی کہ وہ اس رسول کا بھی منکر ہے جس پر ایمان لانے اور اس کی اتباع کرنے کا وہ دعویدار ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿...لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّن رُّسُلِهِۦ...﴾

”۔۔۔اس کے رسولوں میں سے کسی میں ہم تفریق نہیں کرتے۔۔۔“ [سورۃ البقرۃ: 285]، نیز اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿...لَا نُفَرِّقُ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ...﴾

”۔ ۔ ہم ان میں سے کسی کے درمیان فرق نہیں کرتے۔ ۔“ [سورۃ البقرۃ: 136]۔ یعنی: بلکہ ہم ان سب پر ایمان لاتے ہیں، اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر غور کریں:

﴿كَذَّبَتۡ قَوۡمُ نُوحٍ ٱلۡمُرۡسَلِينَ ١٠٥﴾

”قوم نوح نے بھی نبیوں کو جھٹلایا۔“ [سورۃ الشعراء : 105]۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام نبیوں کو جھٹلانے والا قرار دیا، حالانکہ نوح علیہ السلام سے پہلے کوئی رسول نہیں آئے تھے!

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ ٱلَّذِينَ يَكۡفُرُونَ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيُرِيدُونَ أَن يُفَرِّقُواْ بَيۡنَ ٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَيَقُولُونَ نُؤۡمِنُ بِبَعۡضٖ وَنَكۡفُرُ بِبَعۡضٖ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيۡنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ١٥٠ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡكَٰفِرُونَ حَقّٗاۚ وَأَعۡتَدۡنَا لِلۡكَٰفِرِينَ عَذَابٗا مُّهِينٗا ١٥١ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ بِٱللَّهِ وَرُسُلِهِۦ وَلَمۡ يُفَرِّقُواْ بَيۡنَ أَحَدٖ مِّنۡهُمۡ أُوْلَٰٓئِكَ سَوۡفَ يُؤۡتِيهِمۡ أُجُورَهُمۡۚ وَكَانَ ٱللَّهُ غَفُورٗا رَّحِيمٗا ١٥٢﴾

”جو لوگ اللہ کے ساتھ اور اس کے پیغمبروں کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان فرق رکھیں اور کہتے ہیں کہ بعض نبیوں پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور

چاہتے ہیں کہ اس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔
یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں، اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے۔
اور جو لوگ اللہ پر اور اس کے تمام پیغمبروں پر ایمان لاتے ہیں اور ان میں سے کسی میں فرق نہیں کرتے، یہ ہیں جنھیں اللہ ان کے پورے ثواب دے گا اور اللہ بڑی مغفرت والا بڑی رحمت والا ہے۔“ [سورة النساء : 150-152]۔

اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول نوح علیہ السلام اور سب سے آخری رسول محمد ﷺ ہیں۔

﴿إِنَّآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَيۡكَ كَمَآ أَوۡحَيۡنَآ إِلَىٰ نُوحٖ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعۡدِهِۦ...﴾

”یقیناً ہم نے آپ کی طرف اسی طرح وحی کی ہے جیسے کہ نوح (علیہ السلام) اور ان کے بعد والے نبیوں کی طرف کی...“ [سورۃ النساء : 163]۔

تمام رسولوں میں سب سے افضل محمد ﷺ ہیں، پھر ابراہیم، پھر موسیٰ، پھر نوح، اور پھر عیسیٰ ابن مریم علیہم السلام، اور یہی وہ پانچ عظیم رسول ہیں جن کا اللہ تعالیٰ نے اپنی اس آیت میں خاص طور پر ذکر فرمایا ہے:

﴿وَإِذۡ أَخَذۡنَا مِنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِيثَٰقَهُمۡ وَمِنكَ وَمِن نُّوحٖ وَإِبۡرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَى ٱبۡنِ مَرۡيَمَۖ وَأَخَذۡنَا مِنۡهُم مِّيثَٰقًا غَلِيظٗا٧﴾

”جب کہ ہم نے تمام نبیوں سے عہد لیا اور (بالخصوص) آپ سے اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے، اور ہم نے ان سے (پکا اور) پختہ عہد لیا۔“ [سورۃ الاحزاب : 7]-

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تمام رسول بشر اور مخلوق ہیں، ان میں ربوبیت کی کوئی خصوصیت نہیں پائی جاتی۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں، جنھیں اللہ نے رسالت کے شرف سے نوازا اور بندگی کی صفت سے متصف کیا۔ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ، جو کہ ان میں آخری اور سب سے افضل رسول ہیں، کو حکم دیا کہ وہ کہیں:

﴿قُل لَّآ أَمۡلِكُ لِنَفۡسِي نَفۡعٗا وَلَا ضَرًّا إِلَّا مَا شَآءَ ٱللَّهُ...﴾

”آپ فرما دیجیے کہ میں خود اپنی ذات کے لیے بھی کسی نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے...“ [سورۃ الاعراف: 188]-

آخرت کے دن پر ایمان

ہم یومِ آخرت پر ایمان رکھتے ہیں، اور وہ قیامت کا دن ہے جس کے بعد کوئی دن نہیں، جب لوگ ہمیشہ کے

لیے زندہ کیے جائیں گے، پھر یا تو وہ ہمیشہ کے لیے نعمتوں کے گھر جنّت میں رہیں گے یا دردناک عذاب کے گھر جہنم میں۔

ہم دوبارہ زندہ کیے جانے پر ایمان رکھتے ہیں؛ یعنی جب اللہ تعالیٰ مُردوں کو اس وقت دوبارہ زندہ کرے گا جب اسرافیل صور میں دوسری بار پھونک ماریں گے:

﴿وَنُفِخَ فِي ٱلصُّورِ فَصَعِقَ مَن فِي ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَمَن فِي ٱلۡأَرۡضِ إِلَّا مَن شَآءَ ٱللَّهُۖ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخۡرَىٰ فَإِذَا هُمۡ قِيَامٞ يَنظُرُونَ ٦٨﴾

”اور صور پھونک دیا جائے گا، پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے مگر جسے اللہ چاہے، پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا، پس وہ ایک دم کھڑے ہو کر دیکھنے لگ جائیں گے۔“ [سورة الزمر : 68]۔ چنانچہ لوگ اپنی قبروں سے ننگے پیر، ننگے جسم اور بغیر ختنہ کے رب العالمین کی طرف اٹھ کھڑے ہوں گے۔

﴿...كَمَا بَدَأۡنَآ أَوَّلَ خَلۡقٖ نُّعِيدُهُۥۚ وَعۡدًا عَلَيۡنَآۚ إِنَّا كُنَّا فَٰعِلِينَ﴾

”۔۔۔ جیسے کہ ہم نے اول دفعہ پیدائش کی تھی اسی طرح دوبارہ کریں گے۔ یہ ہمارے ذمے وعدہ ہے اور ہم اسے ضرور کر کے (ہی) رہیں گے۔“ [سورة الانبياء : 104]۔

اور ہم نامۂ اعمال پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اہل ایمان کو دائیں ہاتھ میں دیے جائیں گے یا کافروں کو پشت کی جانب سے بائیں ہاتھ میں دئیے جائیں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَكُلَّ إِنسَٰنٍ أَلۡزَمۡنَٰهُ طَٰٓئِرَهُۥ فِي عُنُقِهِۦۖ وَنُخۡرِجُ لَهُۥ يَوۡمَ ٱلۡقِيَٰمَةِ كِتَٰبٗا يَلۡقَىٰهُ مَنشُورًا ١٣ ٱقۡرَأۡ كِتَٰبَكَ كَفَىٰ بِنَفۡسِكَ ٱلۡيَوۡمَ عَلَيۡكَ حَسِيبٗا ١٤﴾

”ہم نے ہر انسان کی برائی بھلائی کو اس کے گلے لگا دیا ہے اور بروزِ قیامت ہم اس کے سامنے اس کا نامۂ اعمال نکالیں گے جسے وہ اپنے سامنے کھلا ہوا پالے گا۔

لے! خود ہی اپنی کتاب آپ پڑھ لے۔ آج تو تُو آپ ہی اپنا خود حساب لینے کو کافی ہے۔“ [سورة الإسراء : 13-14]؛ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ بِيَمِينِهِۦ ٧ فَسَوۡفَ يُحَاسَبُ حِسَابٗا يَسِيرٗا ٨ وَيَنقَلِبُ إِلَىٰٓ أَهۡلِهِۦ مَسۡرُورٗا ٩ وَأَمَّا مَنۡ أُوتِيَ كِتَٰبَهُۥ وَرَآءَ ظَهۡرِهِۦ ١٠ فَسَوۡفَ يَدۡعُواْ ثُبُورٗا ١١ وَيَصۡلَىٰ سَعِيرًا ١٢﴾

”تو (اس وقت) جس شخص کے داہنے ہاتھ میں اعمال نامہ دیا جائے گا۔

تو اس کا حساب تو بڑی آسانی سے لیا جائے گا۔
اور وہ اپنے اہل کی طرف ہنسی خوشی لوٹ آئے گا۔
ہاں جس شخص کا اعمال نامہ اُس کی پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا۔
تو وہ موت کو بلانے لگے گا۔
اور بھڑکتی ہوئی جہنم میں داخل ہوگا۔“ [سورۃ الانشقاق : 7-12]۔

اور ہم میزان اعمال پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو قیامت کے روز رکھے جائیں گے، پھر کسی پر ذرہ برابر ظلم و زیادتی نہ ہوگی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَنَضَعُ ٱلۡمَوَٰزِينَ ٱلۡقِسۡطَ لِيَوۡمِ ٱلۡقِيَٰمَةِ فَلَا تُظۡلَمُ نَفۡسٞ شَيۡـٔٗاۖ وَإِن كَانَ مِثۡقَالَ حَبَّةٖ مِّنۡ خَرۡدَلٍ أَتَيۡنَا بِهَاۗ وَكَفَىٰ بِنَا حَٰسِبِينَ ٤٧﴾

”اور قیامت کے دن ہم (لوگوں کے اعمال تولنے کے لیے) میزان عدل قائم کریں گے۔ پھر کسی پر کچھ بھی ظلم نہ کیا جائے گا۔ اور اگر ایک رائی کے دانے کے برابر بھی عمل ہوگا ہم اسے لا حاضر کریں گے اور ہم کافی ہیں حساب کرنے والے۔“ [سورۃ الانبیاء : 47]۔
نیز فرمان باری تعالی ہے:

﴿فَمَن ثَقُلَتۡ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُفۡلِحُونَ ١٠٢ وَمَنۡ خَفَّتۡ مَوَٰزِينُهُۥ فَأُوْلَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ خَسِرُوٓاْ أَنفُسَهُمۡ فِي جَهَنَّمَ خَٰلِدُونَ ١٠٣﴾

”جن کی ترازو کا پلہ بھاری ہوگیا وہ تو نجات والے ہوگئے۔

اور جن کے ترازو کا پلہ ہلکا ہوگیا یہ ہیں وہ جنھوں نے اپنا نقصان آپ کر لیا جو ہمیشہ کے لیے جہنم واصل ہوئے۔“ [سورة المومنون : 102-103]۔

ہم رسول اللہ ﷺ کی شفاعت کبریٰ پر ایمان رکھتے ہیں، خاص طور پر مخلوقات کے درمیان فیصلے کے وقت اور جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے وقت، اور ان مؤمنین کے لیے شفاعت پر جو جہنم میں داخل ہو چکے ہیں تاکہ وہ وہاں سے نکل سکیں، یہ شفاعت نبی ﷺ، دیگر انبیاء، مؤمنین اور فرشتوں کو حاصل ہوگی۔

ہم حوض کوثر پر ایمان رکھتے ہیں اور جہنم پر نصب کیے جانے والے پل صراط پر بھی ایمان رکھتے ہیں، جس پر سے لوگ اپنے اعمال کے حساب سے گزریں گے۔

ہم ان تمام امور پر ایمان رکھتے ہیں جو کتاب وسنت میں اس دن کی خبروں اور ہولناکیوں سے متعلق وارد ہوئی ہیں، اللہ ان پر ہماری مدد فرمائے۔ ہم اس بات پر

ایمان رکھتے ہیں کہ جنت و جہنم ابھی موجود ہیں اور کبھی فنا نہیں ہوں گی۔ جنت نعمتوں کا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے مومنوں اور پرہیزگاروں کے لیے تیار کر رکھا ہے، اور جہنم عذاب کا گھر ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے کافروں اور ظالموں کے لیے تیار کر رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے برزخ اور آخرت میں آل فرعون کو ملنے والے عذاب کے بارے میں خبر دیتے ہوئے فرمایا:

﴿...وَحَاقَ بِآلِ فِرْعَوْنَ سُوٓءُ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٥﴾ ٱلنَّارُ يُعْرَضُونَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَعَشِيًّا ۖ وَيَوْمَ تَقُومُ ٱلسَّاعَةُ أَدْخِلُوٓا۟ ءَالَ فِرْعَوْنَ أَشَدَّ ٱلْعَذَابِ ﴿٤٦﴾﴾

”... اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔

آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو۔“ [سورۃ غافر : 45-46]۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَدْنَىٰ دُونَ ٱلْعَذَابِ ٱلْأَكْبَرِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ﴿٢١﴾﴾

”بالیقین ہم انھیں قریب کے چھوٹے سے بعض عذاب

اس بڑے عذاب کے سوا چکھائیں گے تاکہ وہ لوٹ آئیں۔“ [سورة السجدة : 21]۔

لہٰذا ہر صاحب ایمان پر ضروری ہے کہ کتاب وسنت سے ثابت ان غیبی باتوں پر ان پر ایمان اور یقین رکھے اور دنیا میں جو کچھ مشاہدہ کررہا ہے اس پر ان غیبی امور کو قیاس نہ کرے کیونکہ اخروی امور کو دنیاوی امور پر قیاس نہیں کیا جا سکتا، اس لیے کہ ان کے درمیان بڑا واضح فرق ہے۔

اچھی اور بری تقدیر پر ایمان:

ہم اچھی اور بُری تقدیر پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ علم اور حکمت کی روشنی میں کائنات کی ہر چیز کا اندازہ مقرر فرمایا ہے۔

تقدیر پر ایمان کے چار مراتب ہیں:

علم : ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر چیز سے باخبر ہے، جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے اور کیسے ہوگا، ان سب کو اللہ سبحانہ وتعالیٰ جانتا ہے۔

کتابت: ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ہونے والی ہر چیز کو لوحِ محفوظ میں لکھ دیا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿أَلَمۡ تَعۡلَمۡ أَنَّ ٱللَّهَ يَعۡلَمُ مَا فِي ٱلسَّمَآءِ وَٱلۡأَرۡضِۚ إِنَّ ذَٰلِكَ فِي كِتَٰبٍۚ إِنَّ ذَٰلِكَ عَلَى ٱللَّهِ يَسِيرٞ ٧٠﴾

”کیا آپ نے نہیں جانا کہ آسمان وزمین کی ہر چیز اللہ کے علم میں ہے۔ یہ سب (لکھی ہوئی) کتاب میں (محفوظ) ہے۔ اللہ پر تو یہ امر بالکل آسان ہے۔“ [سورة الحج : 70]۔

مشیئت: ہمارا ایمان ہے کہ اللہ کی مشیئت کے بغیر کچھ نہیں ہوتا، جو اللہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے اور جو نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَرَبُّكَ يَخۡلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخۡتَارُ...﴾

”اور آپ کا رب جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور چن کر مختار کرلیتا ہے...“ [سورة القصص : 68]۔

تخلیق: ہمارا ایمان ہے کہ اللہ ہر چیز کا خالق ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿ٱللَّهُ خَٰلِقُ كُلِّ شَيۡءٖۖ وَهُوَ عَلَىٰ كُلِّ شَيۡءٖ وَكِيلٞ ٦٢ لَّهُۥ مَقَالِيدُ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلۡأَرۡضِ...﴾

”اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ہر چیز پر نگہبان ہے۔

آسمانوں اور زمین کی کنجیوں کا مالک وہی ہے..." [سورۃ الزمر : 62-63]۔

چنانچہ بندوں سے جو بھی اقوال و افعال صادر ہوتے ہیں یا جن کاموں کو وہ ترک کرتے ہیں، وہ سب اللہ تعالیٰ کے علم میں ہیں اور اس کے پاس لکھے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی مشیئت سے ان کو پیدا کیا ہے۔

لیکن ہم اس کے ساتھ یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بندے کو اختیار اور قدرت دے رکھی ہے، چنانچہ اسی قدرت واختیار کی وجہ سے ہی بندہ کوئی کام انجام دیتا ہے؛ چنانچہ کسی گناہ کے لیے یہ روا نہیں کہ وہ اپنے گناہ پر اللہ تعالیٰ کی تقدیر کو حجّت بنائے، کیونکہ گناہ گار معصیت کا اقدام کرتے وقت با اختیار ہوتا ہے اور اسے اس بات کا قطعاً علم نہیں ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی تقدیر میں کیا مقرر کر رکھا ہے، کیونکہ کسی انسان کو نوشتہ تقدیر کا علم، اعمال کے واقع ہونے کے بعد ہی ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿...وَمَا تَدْرِي نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا...﴾

"...کوئی بھی نہیں جانتا کہ کل کیا (کچھ) کرے گا؟۔۔" [سورۃ لقمان : 34]۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں علم اور عمل کی توفیق عطا فرمائے، ہمیں وہ علم سکھائے جو ہمارے

لیے نفع بخش ہو، جو علم ہمیں سکھایا ہے اس سے ہمیں فائدہ پہنچائے، ہمارے علم میں اضافہ فرمائے، ہمارے دین کی حفاظت فرمائے، ہمارے نیک اعمال کو قبول فرمائے، اور ہمیں لغزشوں سے بچائے، آمین۔

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہان کا رب ہے۔

اور درود و سلام ہو ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کی اولاد اور آپ کے تما صحابہ پر۔

❋❋❋

فہرست

صحیح عقیدہ ۲
ایمان کے چھ ارکان:... ۱۵
اللہ پر ایمان ۱۶
فرشتوں پر ایمان.. ۱۹
آسمانی کتابوں پر ایمان.. ۲۱
رسولوں پر ایمان ۲٦
آخرت کے دن پر ایمان.. ۳۰
اچھی اور بری تقدیر پر ایمان: ۳٦

❊❊❊

هدية

HADIYAH

موسوعة ضيوف الرحمن

مواد منتقاة للحجاج والمعتمرين و الزوار بلغات العالم